



## سوال

(566) ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر نہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے ایسا نہ کیا ہو تو اس پر کیا کفارہ ہے۔ اس دفعہ پاکستانیوں کے خیمے منی سے باہر مزدلفہ میں تھے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمہور فقہاء کرام کے ہاں ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر کرنا واجب ہیں، بغیر کسی عذر کے منی میں رات بسر نہ کرنے والے پر دم لازم آتا ہے، اور رات بسر کرنے میں جمہور فقہاء یہ کہتے ہیں کہ رات کا اکثر حصہ منی میں بسر کرنا واجب ہے۔ دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ جلد (17) صفحہ (58)

منی میں ایام تشریق کی راتیں بسر نہ کرنے میں تفصیل ہے:

**پہلی حالت:** کسی عذر کی بنا پر منی میں رات بسر نہ کی جائے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا: جو شخص منی میں ایام تشریق کی راتیں بسر کرنے کی استطاعت نہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

توضیح رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا: اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: «حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو» چاہے کسی مرض یا جگہ نہ ملنے یا کسی اور شرعی سبب کی بنا پر رات بسر نہ کی ہو مثلاً پانی پلانے والے اور چرواہے یا جو لوگ ان کے حکم میں آتے ہیں۔

**دوسری حالت:** اگر منی میں بغیر کسی عذر کے رات بسر نہ کی جائے۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے:

جس نے بھی منی میں ایام تشریق کی راتیں بغیر کسی عذر شرعی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا بعض عذروالوں کو رخصت دینے کی دلالت کے ساتھ مشروع ہو مثلاً پانی پلانے والے لوگ یا چرواہے، اور رخصت عزیمت کے مقابلے میں ہوتی ہے اس لیے منی میں ایام تشریق کی راتیں بسر کرنا علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق حج کے واجبات میں شامل کی جاتی ہیں، لہذا جس نے بھی بغیر کسی شرعی عذر کے منی میں رات بسر نہ کی اس پر دم لازم آتا ہے۔

